علم حدیث میں علماء سندھ کی خدمات: مولانا عبدالرشید نعمانی بطور نمونہ ایک مطالعہ
Contribution of the Sindhi Scholars to the Hadith Sciences:
A Study of Mawlana Abdur Rasheed Numani

Muhammad Ahmad (Zuberi)
Ph.D Scholar, Allahm Iqbal Open University, Islamabad.

Prof. Dr. Ali Asghar Chishti
Ex. Vice Chancellor, Allama Iqbal Open University, Islamabad.

Received on: 12-10-2021

Accepted on: 14-11-2021

Abstract

Contribution of the Sindi Ulama towards Hadith sciences is obvious from the great literature they produced over the last few centuries. There are several studies which deal with this aspect. The current paper is an extension in this regard. The author has focused Mawlana Abdur Rasheed Numani's contribution to the discipline of hadith. Though Mawlana Numani was a great scholar of Islamic sciences, he had extensively written on the various methodological aspects of hadith sciences and tried his best to respond to some of the long-standing and difficult questions in this regard.

Keywords: Islamic Studies, Sindhi scholars, Hadith literature in Sindh.

مولانا نعمانی کون تھے؟

شیخ محمد عبدالرشید بن محمد عبدالرحیم بن محمد بخش بن بلاقی بن چراغ محمد: ان کی نسبت امام نعمان بن ثابت کی طرف ہے۔ آپ ذی القعدہ 133ھ بمطابق 29 ستمبر 1915ء کو بے پور محلہ بساطیان ہندوستان میں پیدا ہوئے۔ اپنے چچا سے قرآن کریم کی تعلیم حاصل کی۔ مدرسہ تعلیم الاسلام میں ابتدائی تعلیم حاصل کی۔ 1933ء میں مولوی فاضل 1934ء میں منشی فاضل کا امتحان پاس کیا۔ ندوۃ العلماء لکھنؤ میں شیخ الحدیث مولانا حیدر حسن سے ترمذی پڑھی۔ 1938ء میں دائرۃ المعارف العثمانیہ حیدرآباد دکن میں معجم المصنفین سے وابستہ ہوئے اور چار سال تک وہاں کام کرتے رہے۔ 1940ء میں شادی ہوئی اور 1942ء کے آخر میں ندوۃ المصنفین دہلی میں لغات القرآن کا آغاز کیا۔ 1945ء کے اواخر میں تبلیغ کے لیے بستی نظام الدین میں مقیم رہے۔ اگست 1942ء میں بے پور آگئے اور یہیں لغات القرآن لکھتے رہے۔ اکتوبر 1947ء میں کراچی آگئے یہاں مولانا محمد صادق سندھی (م 1953ء) کے مدرسہ مظہر العلوم کھڈہ کے کتب خانہ کی فہرست مرتب کی۔ 1949ء میں دارالعلوم ٹنڈوالہ یار میں تدریس شروع کی اور 1950ء تک اسی دارالعلوم سے وابستہ رہے۔ 1955ء میں مولانا محمد یوسف بنوری رحمہ اللہ کے مدرسہ اسلامیہ (جامعۃ العلوم الاسلامیہ) میں تدریس کرنے لگے۔ 1962ء میں ماہنامہ بینات کا اجراء کیا۔ اسلامی

یونیورسٹی بہاولپور بننے کے بعد نائب شیخ الحدیث کی حیثیت سے ان کا تقرر ہوا۔ 16 ستمبر 1976ء میں سبکدوش ہوئے۔ اس کے بعد مولانا محمد یوسف بنوری کے مدرسہ سے وابستہ ہو گئے یہاں تخصص کے طلبہ کے نگران مقرر ہوئے۔ ان کی نگرانی میں طلبہ مقالات لکھتے۔² برصغیر کے مشہور محدث حضرت مولانا حیدر حسن خان اور ان کے بڑے بھائی صاحب معجم المصنفین مولانا محمود الحسن کے ارشد تلامذہ میں سے ہیں۔³

مولانا کی تصنیفی خدمات

مولانا عبدالرشید نعمانی کا شمار مصنف کتب کثیرہ میں ہوتا ہے۔ آپ نے عربی اور اردو میں کئی کتابیں تصنیف کی ہیں اور علم حدیث کی مختلف جہات کو بطور خاص موضوع بحث بنایا ہے، ان میں سے نمایاں کتب درج ذیل ہیں۔

عربی تالیفات:

- 1- ما تمس إليه الحاجة لمن يطالع سنن ابن ماجه
- 2- تعليقات على كتاب (دراسات اللبيب في الأسوة الحسنة بالحييب) ملا محمد معين السندي، بقطع صغير في نحو خمس مئة صفحة، كتب عليه مقدمة في ستين صفحة
- 3- تحقيق (ذب ذباباب الدراسات عن المذاهب الأربعة المتناسبات) لمحمد عبد اللطيف بن مخدوم هاشم السندي. في مجلدين
- 4- مقدمة (كتاب التعليم) لمسعود بن شيبه السندي، وفيه نقد لكتاب الجويني، في نحو ثلاث مئة صفحة
- 5- فتح الأعز الأكرم لتخريج "الحزب الأعظم" للشيخ علي القاري
- 6- مكانة الإمام أبي حنيفة في الحديث. طبع بعناية الشيخ عبد الفتاح أبو غدة
- 7- الإمام ابن ماجه وكتابه السنن. طبع بعناية الشيخ عبد الفتاح أبو غدة، وهو طبعة منقحة ومزودة، مع تغيير العنوان - بإذن المؤلف - للكتاب الأول: ما تمس إليه الحاجة

اردو تالیفات:

- 1- لغات القرآن
 - 2- امام ابن ماجه اور علم حدیث
 - 3- شہدائے کربلا پر افتراء
 - 4- یزید کی شخصیت اہل سنت کی نظر میں
- وفات: شیخ کی وفات 1420ھ میں ہوئی۔
- سنن ابن ماجہ پر مولانا عبدالرشید نعمانی کا تحقیقی کام
- اہل سنت میں حدیث کی چھ کتابیں (جن کے لیے "کتب ستہ" کی اصطلاح بھی مروج ہے) خاص اہمیت رکھتی ہیں جنہیں امام بخاری، مسلم،

ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ اور نسائی جیسے محدثین نے مدون کیا تھا۔ ان محدثین میں سے امام بخاری اور امام ابوداؤد حدیث کے عالی رتبہ امام اور اہل اجتہاد میں سے شمار کیے جاتے ہیں۔ رہا معاملہ باقی محدثین کے فقہی مذاہب کے ساتھ نسبت کا، تو اس میں مختلف آراء ہیں۔ امام مسلم، امام ترمذی، امام نسائی، امام ابن ماجہ، امام ابن خزیمہ، امام ابویعلیٰ اور امام بزار اہل حدیث کے مذہب پر ہیں۔ یہ کسی ایک امام کے مقلد نہیں ہیں اور نہ یہ مجتہدین میں سے ہیں۔ بلکہ یہ آئمہ حدیث مثلاً امام شافعی، امام احمد بن حنبل اور امام اسحاق کی طرف میلان رکھتے ہیں اور یہ سب آئمہ اہل حجاز کے مذہب کے طرف میلان رکھتے ہیں۔ امام ترمذی امام بخاری کے خاص تلامذہ میں شمار ہوتے ہیں لیکن امام ترمذی نے اپنی جامع کے اندر اپنے شیخ امام بخاری کا مذہب ذکر نہیں کیا حالانکہ انہوں نے ابن مبارک، امام اسحاق جیسے مجتہدین کے مذاہب ذکر کیے ہیں۔

انہی چھ محدثین میں سے ایک امام ابن ماجہ ہیں جنہوں نے اپنی کتاب کا نام السنن رکھا ہے۔ یہ کتاب کتب حدیث کی چوٹی کی کتب میں شمار ہوتی ہے کیونکہ مشہور کتب ستہ میں اس کا بھی شمار ہوتا ہے۔ امام ذہبی نے اس کتاب کے بارے میں امام ابن ماجہ کے حوالے سے لکھا ہے:

عرضت هذه السنن على أبي زرعة فنظر فيه، وقال: أظن إن وقع هذا في أيدي الناس تعطلت هذه الجوامع أو أكثرها، ثم قال: لعل لا يكون فيه تمام ثلاثين حديثا مما في إسناده ضعف.⁴

میں نے اس کتاب کو ابو زرعہ پر پیش کیا، انہوں نے اس کتاب کو دیکھا اور کہنے لگے، میرا خیال ہے اگر یہ کتاب لوگوں کے ہاتھ میں لگے تو جوامع اور اکثر کتب حدیث سے لوگ مستغنی ہو جائیں۔ اس کے بعد کہا: میرے خیال میں اس کتاب میں مکمل تیس احادیث بھی ایسی نہیں ہوں گی جن کے اسناد میں ضعف پایا جاتا ہے۔

رافعی، ابن کثیر اور ابن حجر جیسے آئمہ فن نے اس کتاب کی تعریف کی ہے۔ بعض علماء نے جیسے مزنی وغیرہ نے اسے صحاح ستہ میں شمار نہیں کیا ہے اور اس کتاب کے بارے میں کہا کہ اس کتاب کی احادیث جن میں ابن ماجہ آئمہ خمسہ سے منفرد ہیں ضعف سے متصف ہیں۔⁵ پانچویں صدی کے اختتام پر حافظ ابوالفضل المقدسی نے سنن ابن ماجہ کو باقی پانچ کتب کے ساتھ ملا دیا۔ اس کے بعد اصحاب الاطراف اور رجال کے ماہرین نے ان کی پیروی کی۔ امام ابوالحسن سندھی ابن ماجہ کی شرح میں لکھتے ہیں کہ متاخرین کی غالب اکثریت اسے چھ کتب میں سے ایک شمار کرتی ہے اگرچہ یہ باقی پانچ کتابوں سے مرتبہ میں کم ہے۔

مولانا عبدالرشید نعمانی نے سنن ابن ماجہ کو اپنی تحقیق کے لیے منتخب کیا کیونکہ یہ کتب حدیث میں خاص حیثیت رکھتی ہے۔ آپ کی سنن ابن ماجہ پر تین کتابیں طبع ہوئی ہیں جن کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

1- ما تمس إليه الحاجة لمن يطالع سنن ابن ماجه:

کتاب کے عنوان سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس میں امام ابن ماجہ اور ان کی قبول حدیث کی شروط، اس کتاب کے امتیازی اوصاف، اس کتاب کا مقام و مرتبہ اور دیگر پانچ کتب حدیث (بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی اور نسائی) کے مقابل اس کی حیثیت کے بارے میں گفتگو کی جائے گی۔ اس کی فقہی تبویب، احادیث کی جمع آوری اور وہ احادیث جن کی تخریج میں امام ابن ماجہ منفرد ہیں ان کے بارے میں بحث کی جائے گی۔ لیکن اس

کتاب کے اندر ان موضوعات سے کما حقہ بحث نہیں کی گئی۔ اس کے برعکس شیخ سراج الدین عمر بن علی بن الملقن شافعی (م 804ھ) نے کتب خمسہ پر زوائد ابن ماجہ کو آٹھ جلدوں میں کتاب ماتمس الیہ الحاجہ علی سنن ابن ماجہ کے عنوان سے جمع کیا ہے۔ اس کتاب کے اندر امام ابن ماجہ کی بقیہ آئمہ ستہ کے ساتھ موافقت اسماء، کئی اور غرائب کو ذکر کیا ہے جو کہ باقی کتب میں مذکور نہیں ہیں۔ ان خصوصیات نے اس کتاب کو سنن ابن ماجہ کے مطالعہ کے لیے قوی مرجع بنا دیا ہے۔ البتہ مولانا نعمانی نے اپنی کتاب ماتمس الیہ الحاجہ لمن یطالع سنن ابن ماجہ میں درج ذیل چار موضوعات پر گفتگو کی ہے:

- 1- شریعت اسلامی میں سنت کا مقام
 - 2- حدیث نبوی کا آغاز و ارتقاء عہد نبوت سے ابتدائی تین صدیوں تک، کتاب حدیث اور اس کی تدوین
 - 3- آئمہ اربعہ اور مصنفین صحاح کی ابن ماجہ کے عہد تک شروط
 - 4- امام ابن ماجہ کے حالات زندگی اور ان احادیث کا اندراج جنہیں امام ابن جوزی نے موضوع قرار دیا ہے۔
- اس کتاب کے اندر علم حدیث کے آغاز و ارتقاء اور ابتدائی تین صدیوں کے اندر اس کی کیفیت کے بارے میں تفصیل سے روشنی ڈالی گئی ہے۔ اس اعتبار سے یہ علم حدیث کی گراں قدر خدمت ہے۔ ان معلومات سے آگاہی حدیث نبوی میں بصیرت حاصل کرنے کے لیے ناگزیر ہے۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ کی رسالت تمام نبوتوں اور رسالتوں کا خاتمہ ہے۔ یہ آخری نبوت انسانیت کے لیے تاقیامت راہنمائی اور سعادت کا سرچشمہ ہے۔

2- الامام ابن ماجہ و کتابہ السنن کا تذکرہ:

یہ کتاب بہت نفیس، جامع اور مفید ہے اور امام ابن ماجہ اور ان کی سنن سے متعلق جملہ مباحث پر مبنی ہے۔ اس کے علاوہ پہلی تین صدیوں کے اندر علم حدیث کا نشو و نما اور آئمہ اربعہ فقہاء کی شرائط اور آئمہ حدیث کی شرائط اور اصحاب کتب ستہ کی شروط کا بیان اس میں شامل ہے۔ اس کے علاوہ نفیس فوائد اور منفرد نکات اس میں شامل ہیں۔ مشہور محدث و عالم عبدالفتاح ابو غدہ⁶ لکھتے ہیں کہ یہ کتاب مجھے اس کے مؤلف محدث ناقد اور ممتاز فقیہ علامہ محمد عبدالرشید نعمانی نے دی تھی۔ یہ پاکستان کے ایک بہت بڑے عالم حدیث ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی حفاظت فرمائے اور ان کے فیض کو عام کرے۔ آمین! یہ 1382ھ کا واقعہ ہے جب میں نے پہلی دفعہ پاکستان اور ہندوستان کا دورہ کیا تھا۔⁷ نیز فرماتے ہیں کہ جب میں نے اپنے شہر حلب کے اندر اس کی پہلی اشاعت کا مطالعہ کیا جو پاکستان سے شائع ہوئی تھی۔ تو مجھے یہ بہت اچھی لگی۔ اس کے اندر تمام مسائل کا احاطہ اور حسن تالیف کا پہلو پایا جاتا تھا۔ حالانکہ تدریس و تعلیم کے مشاغل کے ساتھ مؤلف نے اسے محض بیس سے کچھ دن زائد کے عرصے میں اسے مکمل کیا تھا۔ اس میں تعجب والی کوئی بات نہیں کیونکہ مؤلف اپنی جوانی کے اندر بہت چاق و چوبند اور مسلسل کام کرنے والے تھے۔ سستی اور اکتاہٹ کا شکار نہیں ہوتے تھے۔ اس کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ نے انہیں بے انتہا ہانت سے نوازا تھا۔ وہ گہرا فہم اور وسیع معلومات رکھتے تھے۔⁸

یہ کتاب جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے سنن ابن ماجہ کے مقدمہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس کتاب کے اندر نبی کریم ﷺ کے عہد مبارک سے ابتدائی تین صدیوں تک علم حدیث کی تاریخ، اس کتابت، تدوین اور آئمہ اربعہ کی شروط اور صحاح کے مؤلفین کی شروط کے ذکر پر مشتمل ہے۔ اس کے علاوہ جس نے بھی ابن ماجہ کی شرح یا اس کی تعلیق لکھی، اس کا ذکر اس کتاب میں شامل ہے۔ ماہرین فن کے نادر اقوال کو مؤلف نے اس کتاب میں جمع کیا ہے اور ایسے اکتشافات کیے ہیں جو عصر حاضر کے مؤلفین کے ہاں کم پائے جاتے ہیں۔

امام ابو حنیفہ اور ان کے اصحاب کی خدمات حدیث پر مؤلف نے سیر حاصل گفتگو کی ہے۔ انہوں نے ان مصنفین کی روش پر افسوس کا اظہار کیا ہے جنہوں نے امام ابو حنیفہ اور ان کے اصحاب کے ساتھ اس معاملے میں تعصب برتا ہے اور ان کے مثالب اور عیوب کا تذکرہ کیا ہے۔ علم حدیث سے ناشناسی کے الزام پر انہوں نے تأسف کا اظہار کیا ہے۔ مؤلف نے امام ابو حنیفہ اور ان کے اصحاب کا بھرپور دفاع کیا ہے۔⁹

3۔ امام ابن ماجہ اور علم حدیث:

اردو دان حلقوں کے لیے علامہ عبدالرشید نعمانی نے "ابن ماجہ اور علم حدیث"¹⁰ کے عنوان سے ایک مستقل تالیف لکھی ہے¹¹۔ اس کتاب کے اختتام پر اس کا تعارف ان الفاظ میں کروایا گیا ہے:

کہنے کو یہ ابن ماجہ کی ایک سوانح عمری ہے لیکن درحقیقت یہ تدوین حدیث کی ایک مفصل تاریخ ہے اور مسلمانوں کی ان جانفشانیوں کا مرتع ہے جو انہوں نے خدا کے آخری پیغمبر جناب محمد ﷺ کے ایک ایک حرف کو محفوظ کرنے کے لیے اٹھائی ہے، تاکہ امانت وحی کی ذمہ داری جو اس امت کے سپرد کی گئی تھی کسی قسم کا رخنہ نہ آنے پائے اور اللہ تعالیٰ کی اہل ملل وادیان پر حجت تمام ہو جائے۔¹²

واقعہ یہ ہے کہ یہ کتاب دریا بوزہ کا مصداق ہے اور علم کا ایک سمندر ہے۔ اس میں علم حدیث کا تعارف بھی ہے اس کی تدوین کی تاریخ بھی ہے۔ صحاح ستہ پر بچا تلاترصرہ بھی ہے اور طبقات کتب کی تعیین بھی۔ حقیقت یہ ہے کہ کتاب کے نام سے اصل کتاب کے مضامین اور مندرجات پر پردہ ساڑ گیا ہے۔ حضرت مولانا محمد یوسف بنوری صاحب معارف السنن کا معمول تھا کہ ابتدائے سال میں درس شروع کرنے سے پہلے اس کتاب کا ایک حصہ خود سناتے یا کسی طالب علم سے پڑھواتے۔ اس کے بعد درس کی ابتداء فرماتے۔¹³

فاضل مؤلف نے اس کتاب میں لکھا ہے کہ اس غلط فہمی میں ملا جیوں، شاہ ولی اللہ، شاہ عبدالعزیز، علامہ شبلی نعمانی اور مولانا سید سلیمان ندوی جیسے اکابر مبتلا ہیں کہ حضرت امام ابو حنیفہ کی سرے سے کوئی کتاب ہی موجود نہیں ہے، موصوف نے ثابت کیا ہے کہ "کتاب الآثار" امام ابو حنیفہ کی تصنیف ہے۔¹⁴

مولانا عبدالرشید نعمانی نے علمائے حدیث کے حوالہ سے لکھا ہے کہ امام مالک کی موطا کو صحیحین پر ترجیح ہے، اس لئے کہ امام مالک کی خصوصیت ہے کہ وہ کسی بدعتی سے خواہ وہ کیسا ہی پاک باز اور راست باز ہو حدیث کی روایت کے روادار نہیں، برخلاف اس کے صحیحین میں مبتدعین کی روایات (بشرطیکہ وہ ثقہ اور صادق اللہج ہوں) بکثرت موجود ہیں۔¹⁵

فاضل مؤلف لکھتے ہیں :

"غرض ابھی دوسری صدی ختم نہ ہونے پائی تھی کہ علم حدیث میں بکثرت تصانیف مدون ہو کر شائع ہو چکی تھیں اور امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے تلامذہ نے تمام عالم اسلام کو فقہ و حدیث سے معمور کر دیا تھا، اسی صدی میں فقہ حنفی اور فقہ مالکی کی تدوین احادیث و آثار کی روشنی میں مکمل ہوئی۔۔۔ یہ وہ زمانہ ہے کہ امام بخاری اور مسلم اور دوسرے مصنفین صحاح ستہ بھی پیدا نہیں ہوئے تھے ارباب صحاح ستہ نے بیشتر انہی دونوں اماموں کے تلامذہ یا تلامذہ کے تلامذہ سے علم حدیث کی تحصیل کی۔¹⁶

یہ کتاب علمی مواد اور تحقیق کے اعتبار سے اپنے موضوع پر گراں قدر اور بلند پایہ ہے، جس سے عوام و خواص سبھی استفادہ کر سکتے ہیں۔
مکافاة الامام ابی حنیفہ فی الحدیث:

بہت سارے محدثین، فقہاء اور مؤرخین نے امام ابو حنیفہ پر ہونے والے اعتراضات کے رد میں کتب لکھیں ہیں جو حنفی نہیں تھے۔ ان میں اندلس کے امام و فقیہ ابو عمر ابن عبدالبر مالکی، شمس الدین ذہبی شافعی محدث یوسف بن عبداللہادی حنبلی دمشقی جو کہ ابن المبرد کے لقب سے مشہور ہیں، امام حافظ سیوطی شافعی اور امام ابن حجر ہیثمی شافعی شامل ہیں۔ ان کے علاوہ خود حنفی اہل علم نے اس حوالے سے بہت کام کیے ہیں۔ زیر موضوع کتاب پہلی دفعہ بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی سے شائع ہونے والے مجلے الدرر اسات الاسلامیہ کے پہلے شمارے 1409ھ میں ایک مضمون کے طور پر شائع ہوئی۔ اس کے بعد لکھنؤ سے شائع ہونے والے مجلے البعث الاسلامی میں 1411ھ میں شائع ہوئی۔ اس کے بعد 1412ھ میں ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ سے شائع ہوئی۔ اس کے بعد مزید تحقیق اور اضافوں کے ساتھ 1416ھ میں بیروت سے شائع ہوئی۔

اس کتاب کے اندر مؤلف نے امام ابو حنیفہ کا حدیث میں مقام و مرتبہ، امام ابو حنیفہ کے مناقب، امام ابو حنیفہ کی حدیث میں امامت، امام ابو داؤد کی ستائش، ابن تیمیہ کا امام ابو حنیفہ کی حدیث کی صحت و ضعف کے بارے میں اقوال سے استدلال، ابن قیم رحمہ اللہ کا انہیں امام حدیث تسلیم کرنا، امام خربہبی کا امام ابو حنیفہ کو وسعت علم اور سنن کی حفاظت سے متصف ماننا، حافظ حسن بن سلیمان کی امام ابو حنیفہ کی حدیث کی تشریح کی ستائش کرنا، خلف بن ایوب کی امام ابو حنیفہ اور ان کے ساتھیوں کی تعریف، ابن ندیم کا قول کہ سارے علم کی تدوین امام ابو حنیفہ کا کارنامہ ہے۔ حافظ ذہبی کی امام ابو حنیفہ کی ستائش، اس کے علاوہ امام ابو حنیفہ کا آئمہ جرح و تعدیل میں شمار ہونا، امام مغلطائی، بلقیسی، عراقی ابن حجر اور امام سیوطی کا امام ابو حنیفہ کو اصح الاسانید کی شرط پر قرار دینا، حافظ ابن حجر کا التہذیب کے اندر امام ابو حنیفہ کی توثیق کرنا، ابن کثیر کا امام ابو حنیفہ کی بھرپور ستائش کرنا اس کتاب میں شامل ہے۔ اس کے علاوہ شیخ ناصر الدین البانی نے جو امام ابو حنیفہ کی مخالفت کی ہے اس کا جواب، امام ابن عبدالبر کا امام ابو حنیفہ پر طعن کرنے والوں کو جواب ابن الوزیر الیمانی کا علم ابو حنیفہ میں تشکیک پیدا کرنے والوں کا رد اس کتاب میں شامل ہے۔
کتاب کے مؤلف لکھتے ہیں:

میں نے یہ پسند کیا کہ اس کتاب کے اندر متقدمین اور متاخرین علماء کی امام ابو حنیفہ کے بارے میں تعریف و ستائش کو جمع کروں اور خاص کر علم حدیث و سنت نبویہ میں ان کے رتبہ عالی کو بیان کروں۔ ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس تالیف کے ذریعے حق سے بھٹکے ہوؤں کو سیدھی راہ دکھا

دے اور وہ ہلاک ہونے والوں کے ساتھ ہلاک نہ ہوں۔¹⁷

مقدمے کے بعد مؤلف نے طلب حدیث کے لیے امام ابو حنیفہ کے شغف کو بیان کیا ہے۔ امام ذہبی کے حوالے سے لکھتے ہیں:

فإن الامام أبا حنيفة طلب الحديث وأكثر منه في سنة مئة وبعدها¹⁸

امام ابو حنیفہ نے حدیث کو تلاش کیا اور سو ہجری اور اس کے بعد اس میں کثرت کی۔

امام ابو حنیفہ کے شیخ حماد بن ابی سلیمان ان کو اپنی مجلس کے درمیان میں بٹھاتے تھے۔¹⁹

امام ذہبی مسعر بن کدام کے حوالے سے مناقب ابی حنیفہ میں لکھتے ہیں:

طلبت مع ابی حنيفة الحديث فغلبننا و أخذنا في الزهد فبرع علينا ، و طلبنا الفقه فجاء منه ما ترون²⁰

میں نے ابو حنیفہ کے ساتھ حدیث کو حاصل کرنا شروع کیا تو وہ ہم پر غالب آگئے ہم نے زہد اختیار کیا تو وہ ہم سے فائق تر نکلے اور ہم نے فقہ سیکھنی شروع کی تو وہ اس مقام پر پہنچ گئے جو تم دیکھتے ہو۔

قدیم اور جدید دور کے آئمہ نے امام ابو حنیفہ کی علم حدیث میں امامت کی گواہی دی ہے۔ امام ابن عبدالبر اپنی سند سے جامع بیان العلم و

فضله و ما ینبغی فی روایتہ و حملہ میں امام ابو داؤد سجستانی کے حوالے سے لکھتے ہیں:

رحم الله مالكا كان إماما، رحم الله الشافعي كان إماما، رحم الله أبا حنيفة كان إماما²¹

اللہ تعالیٰ مالک پر رحم فرمائے وہ امام تھے، شافعی پر رحم فرمائے وہ امام تھے ابو حنیفہ پر رحم فرمائے وہ امام تھے۔

اصول حدیث کے بعض اہم مباحث

مولانا کی اس کتاب کو ان کے فرزند ڈاکٹر عبدالشہید نعمانی نے ترتیب دیا ہے اور اسے الرحیم اکیڈمی کراچی نے شائع کیا ہے۔ اس کا پیش لفظ

علامہ ڈاکٹر محمد عبدالحلیم نعمانی نے لکھا ہے۔ یہ کتاب طوبی ریسرچ لائبریری کی طرف سے انٹرنیٹ پر دستیاب ہے۔²²

فنی طور پر علم ”اصول الحدیث“ ایسا علم ہے جس میں احادیث کی اقسام، راوی اور روایت، حدیث کے لئے مطلوبہ شرائط، حدیث کو قبول

کرنے اور نہ کرنے کے اسباب یا حدیث کو حاصل کرنے اور محدث یا طالب حدیث کے آداب وغیرہ کا بیان کیا جاتا ہے²³۔ یعنی اس علم کی مدد

سے راوی اور مروی کے حالات معلوم ہوتے ہیں۔ اسی کی بنیاد پر محدثین نے اس راوی کی روایت کو قبول یا رد کرنے کے قواعد وضع کیے ہیں

جن کی بنیاد پر اس روایت کے قبول یا رد کا فیصلہ کیا جاتا ہے۔ اس فن کے ذریعے ہی یہ طے کیا جاتا ہے کہ کس روایت میں کیا سقم پایا جاتا ہے اور

کون سی روایت اس سقم سے خالی ہے کن روایات میں دوسری احادیث سے تائید کیسے حاصل کی جائے گی؟ راوی نے حدیث کیسے اخذ کی اور

کیسے اسے یاد رکھا؟ محدث (حدیث بیان کرنے اور روایت کرنے والا) اور حدیث کو حاصل کرنے والے کے لیے کن امور کو ملحوظ رکھنا

ضروری ہے۔۔ علماء حدیث نے علمی بنیاد اور منطقی بنیادوں پر قواعد وضع کر کے اولیت کا شرف حاصل کیا ہے۔ یہ ایک ایسی صفت ہے جو دیگر

اقوام کی علمی روایت میں مفقود ہے، یہاں تک کہ ان کی کتب مقدسہ کی روایت میں بھی یہ وصف موجود نہیں ہے۔ اصول حدیث کے فن میں

سب سے پہلی تصنیف امام شافعیؒ نے کی²⁴۔ اس کے بعد بہت سارے محدثین نے اس فن میں اپنی توانائیاں صرف کیں۔ مثلاً قاضی ابو محمد رامہرمزی، امام حاکم نیشاپوری، ابو نعیم اصفہانی، خطیب بغدادی، قاضی عیاض مالکی اور ابو حفص میانجی وغیرہ²⁵۔ مولانا عبدالرشید نعمانی نے اپنی اس کتاب میں امام حاکم نیشاپوری کے مختصر حالات، المدخل فی اصول الحدیث جو کہ امام حاکم کی کتاب ہے، کا ناقدانہ جائزہ تفصیل سے لیا ہے۔ اس کے علاوہ دلائل سے ثابت کیا ہے کہ کتاب الآثار حدیث کا پہلا مجموعہ ہے جو فقہی ابواب پر مرتب کیا گیا۔ کتاب الآثار کے مختلف نسخوں کا احوال بھی اس میں درج ہے۔ اس کے علاوہ حدیث صحیح کی مختلف اقسام کا ذکر ہے۔ شرط شیخین پر سیر حاصل گفتگو کی گئی ہے۔ شاہ ولی اللہ اور کتب طبقات حدیث کا بیان ہے۔ خانوادہ شاہ عبدالحق کی علم حدیث میں جو خدمات ہیں ان کا بیان ہے۔ خانوادہ شاہ ولی اللہ کی علم حدیث میں خدمات کا بیان ہے۔ اس کے علاوہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم کا موازنہ کیا گیا ہے۔

حضرت علامہ مولانا سید بدر عالم میرٹھی رحمہ اللہ مؤلف فیض الباری، دارالعلوم ٹنڈوالہ یار پاکستان کے سالانہ روئیداد 1370ھ ص 11 میں حضرت مولانا نعمانی کے بارے میں لکھتے ہیں:

مولانا محمد عبدالرشید صاحب! آپ تاریخ و حدیث و رجال اور بعض دیگر فنون حدیث میں غیر معمولی قابلیت کے مالک ہیں اور اس موضوع کے کتب مخطوطہ و مطبوعہ میں عالمانہ نظر رکھتے ہیں۔ محنتی، سادہ مزاج اور مستعد عالم ہیں۔ قرآن کے مشکل مقامات لغات اور تاریخی شواہد پر مفسرانہ عالمانہ اور مؤرخانہ انداز میں آپ نے تاریخی انداز میں لغات القرآن کے نام سے ایک تصنیف کا سلسلہ آپ نے شروع کر رکھا ہے۔ جس کی دو جلدیں ندوۃ المنصفین دہلی سے شائع ہو چکی ہیں۔ آپ دارالعلوم الاسلامیہ میں کتب خانے کے ناظم اعلیٰ کے عہدے پر فائز ہیں۔²⁶ برصغیر پاک و ہند کے مشہور محدث مولانا عبدالرشید نعمانی کے قلمی سفر کا آغاز جس تحقیقی اور علمی مضمون سے ہوا وہ امام ابو عبداللہ الحاکم محمد بن عبداللہ الحافظ النیسابوری المتوفی 405ھ کے اصول حدیث پر ایک مختصر رسالہ المدخل فی اصول الحدیث پر نہایت منفرد انداز میں ایک محققانہ تبصرہ تھا۔ یہ تبصرہ ہندوستان کے مشہور علمی ادارہ ندوۃ المنصفین دہلی کے مؤقر ماہنامہ برہان میں مسلسل چھ قسطوں میں شائع ہوا تھا۔ اس سلسلے کا آغاز محرم الحرام 1361ھ میں ہوا اور جمادی الثانیہ 1361ھ میں مکمل ہوا۔ علمی مجلوں میں اختصار کو ملحوظ رکھا جاتا ہے اصول حدیث کے اہم مباحث کے مرتب مولانا عبدالشہید نعمانی لکھتے ہیں: "اختصار کا لحاظ رکھنے کے باوجود مقالہ دراز ہو گیا۔ اور بہت سارے مباحث قصد ترک کرنے پڑے"²⁷۔

اس تبصرہ کے اندر امام حاکم یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ امام بخاری نے سب سے پہلے صحیح احادیث جمع کیں۔ لیکن ڈاکٹر نعمانی لکھتے ہیں کہ خود امام حاکم نے مستدرک علی الصحیحین میں خود اپنی دیگر آئمہ حدیث کی اس کے خلاف تصریحات نقل کی ہیں، مثلاً ایک جگہ رقم طراز ہیں:

"مالک بن انس الحکم فی حدیث المدنیین و قد احتج بہ فی الموطأ"²⁸

"مالک بن انس کا قول اہل مدینہ کی احادیث میں فیصل ہے امام مالک نے موطأ میں اس سے حجت پکڑی ہے۔"

ایک جگہ بیج الرطب والتمر کے ذیل میں لکھتے ہیں:

هذا حديث صحيح لإجماع أئمة النقل على إمامة مالك بن أنس و أنه محكم في كل ما يرويه من الحديث إذ لم يوجد في رواياته إلا الصحيح خصوصا في حديث أهل المدينة²⁹

"یہ حدیث صحیح ہے کیونکہ آئمہ نقل کا امام مالک بن انس کی امامت پر اجماع ہے اور امام مالک جو حدیث روایت کرتے ہیں اس میں وہ حکم ہیں، کیونکہ امام مالک نے جو روایت کی ہے اس میں صحیح کے علاوہ کوئی چیز نہیں۔ خاص کر اہل مدینہ کی روایتوں میں۔"

ان روایات سے مولانا نعمانی یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ صحیح احادیث کا سب سے پہلا مجموعہ امام مالک کا ہے نہ کہ امام بخاری کا۔ اس کے بعد مولف یہ ثابت کرتے ہیں کہ کتاب الآثار پہلا حدیثی مجموعہ ہے جو ابواب پر مرتب ہوا۔

المدخل کے تبصرہ میں جملہ مباحث کا تعلق اصول حدیث سے ہے۔ دیگر مباحث بھی تاریخ تدریس حدیث اور اصول حدیث سے متعلق ہیں۔ اس طرح یہ کتاب صرف المدخل پر تبصرہ تک محدود نہیں رہی بلکہ اصول حدیث کے بعض اہم مباحث پر نہایت قیمتی معلومات کا مجموعہ بن گئی ہے۔ اس لیے اس کا نام اصول حدیث کے بعض اہم مباحث مع تبصرہ بر المدخل فی اصول الحدیث للحاکم النیسابوری تجویز کیا گیا ہے۔

عجالہ نافعہ از مولانا شاہ عبدالعزیز پر مولانا نعمانی کا علمی کام

عجالہ نافعہ از مولانا شاہ عبدالعزیز کی ایک مشہور اور متداول کتاب ہے۔ محترم مولانا عبدالحمید چشتی نے فوائد جامعہ کے عنوان سے ایک مفصل شرح لکھی ہے اس کے ساتھ ہی اردو زبان میں اس کا ترجمہ بھی کر دیا ہے۔ مقدمہ عجالہ نافعہ کے مطالعے سے پتہ چلتا ہے کہ مولانا عبدالرشید نعمانی ہندوستان میں علم حدیث کے ارتقاء کا ایک تفصیلی جائزہ لینا چاہتے تھے۔ ان کے پیش نظر ہندوستان کے مشہور محدثین کی نادر تحقیقات پر ایک تفصیلی مقالہ سپرد کرنا تھا۔ چنانچہ اس مضمون کے آغاز میں ہندوستان میں علم حدیث کے آغاز پر روشنی ڈالی۔ پھر بڑی تفصیل کے ساتھ ہندوستان میں اس میراث نبوی کی گرم بازاری کا ذکر کیا۔ بطور خاص دسویں صدی ہجری میں ہندوستان میں علم حدیث کے بارے میں بڑے اہم نکات بیان کیے ہیں۔ اس دور کے مشہور محدث پیر سید عبدالاول بن علاؤ الدین حسنی کی تالیف فیض الباری اور شیخ علی بن حسام الدین متقی حنفی کی کنز العمال کے علاوہ دیگر تصنیفی خدمات کا تذکرہ کیا ہے۔

اس کے بعد شیخ عبدالحق محدث دہلوی اور ان کے خانوادہ کی تدریسی و تصنیفی خدمات پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ آخر میں شاہ ولی اللہ اور ان کے خاندان کی علم حدیث کی ترویج و اشاعت میں مساعی جمیلہ کا تذکرہ کیا ہے۔ اس باب میں سب سے شاندار بحث حضرت شاہ صاحب کے قائم کردہ کتب طبقات حدیث کا ایک ناقدانہ اور تحقیقی جائزہ ہے۔ اگرچہ بحث مکمل نہیں ہو سکی لیکن جہاں تک اوراق دستیاب ہو سکے ہیں اس میں موضوع کا کافی حد تک احاطہ ہو گیا ہے۔

تاریخ تدریس حدیث:

مولانا ڈاکٹر عبدالرشید نعمانی کی یہ کتاب سید احمد شہید اکیڈمی، دار عرفات رائے بریلی سے شائع ہوئی ہے۔ اس کا سن اشاعت 2002ء ہے۔ یہ کتاب 243 صفحات پر مشتمل ہے۔ اس کتاب میں حدیث کی تدریس کی تاریخ کو اس انداز سے پیش کیا گیا ہے کہ قاری کے اندر حدیث کے

مطالعے کا شوق پیدا ہو جاتا ہے۔ اس کتاب کے اندر حدیث کی لغوی و اصطلاحی تعریف بیان کی گئی ہے۔ مؤلف کا نقطہ نظر ہے کہ نبی کریم ﷺ کے اقوال، اعمال اور احوال کو حدیث سے تعبیر کرنا خود ساختہ نہیں بلکہ قرآن کریم سے مستنبط ہے۔ قرآن کریم نے دین کو نعمت قرار دیا اور اس نعمت کی اشاعت کو تحدیث سے تعبیر کیا۔³⁰ اس کے بعد حدیث کی دینی حیثیت کو بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ مبلغ تھے۔ مراد الہی کو بیان کرنے والے تھے۔ نبی کریم ﷺ معلم کتاب و حکمت تھے۔ اشیاء کو حلال و حرام قرار دینا آپ ﷺ کے منصب میں داخل تھا۔ اس کے بعد حدیث کی دینی حیثیت کو بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ مبلغ تھے۔ مراد الہی کو بیان کرنے والے تھے۔ نبی کریم ﷺ معلم کتاب و حکمت تھے۔ اشیاء کو حلال و حرام قرار دینا آپ ﷺ کے منصب میں داخل تھا۔ نبی کریم ﷺ امت کے تمام معاملات اور فیصلوں میں قاضی ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وما كان لمؤمن ولا مؤمنة إذا قضى الله ورسوله أمرا أن يكون لهم الخيرة من أمرهم ومن يعص الله ورسوله فقد ضلّ ضلالاً مبيناً (36)³¹

"اور گنجائش نہیں کسی ایماندار مرد کے لیے اور نہ کسی عورت کے لیے جبکہ فیصلہ کر دے اللہ اور اس کا رسول کسی معاملہ کا کہ ان کو اپنے معاملے کا اختیار ہے اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے تو بے شک وہ صریح طور پر گمراہ ہو گیا۔"

اس کے بعد مؤلف نے کتابت حدیث پر قلم اٹھایا ہے۔ اس ضمن میں کتابت حدیث کی ممانعت کی روایت جو صحیح مسلم کی حدیث ہے اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اس کا ذکر کیا ہے مؤلف کے نزدیک یہ ممانعت وقتی اور عارضی تھی۔ جب قرآن کریم کا کافی حصہ نازل ہو چکا اور عام طور پر لوگ قرآن کے ذوق کے آشنا ہو گئے اور اس بات کا خدشہ نہ رہا کہ کلام اللہ کے الفاظ حدیث کے ساتھ مل جائیں گے اور علاوہ ازیں غزوہ بدر کے بعد مدینہ منورہ میں بہت سارے لوگوں نے لکھنا سیکھ لیا تو پھر کتابت حدیث کی اجازت دے دی گئی۔³²

اس کے بعد مؤلف نے کتابت حدیث کی اجازت والی روایات کا ذکر کیا ہے۔ جن میں رافع بن خدیج کی روایت، عبداللہ بن عمرو بن العاص کی روایت ذکر کی ہیں۔ اس کے بعد نبی کریم ﷺ نے بعض مواقع پر ضروری احکام و ہدایات کو قلم بند کروایا تھا ان کا ذکر کیا ہے۔ اس کے بعد صحابہ کرام کے بعض نوشتوں کا تذکرہ ہے جو عہد رسالت میں لکھے گئے۔ جن میں عبداللہ بن عمرو بن العاص کی کتاب الصادقہ، حضرت علی کا صحیفہ، حضرت رافع بن خدیج کا صحیفہ، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی تحریر جو انہوں نے حضرت انس بن مالک کے حوالے کی جب انہیں بحرین کا گورنر بنا کر روانہ کیا۔ اس کے علاوہ جامع ترمذی میں حضرت جابر کے صحیفے کا ذکر ملتا ہے اس کا ذکر ہے۔ امام حسن بصری حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے حدیث کا ایک بڑا نسخہ روایت کرتے تھے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ عہد رسالت میں حدیثیں نہیں لکھتے تھے لیکن بعد میں اپنی تمام مرویات کو انہوں نے تحریری شکل میں محفوظ کر لیا تھا۔³³

اس کے بعد عہد صحابہ میں تابعین کے نوشتوں کا تذکرہ کیا ہے۔ جس میں پانچ نوشتوں کا ذکر ہے۔ صحابہ کرام اور تابعین کے حفظ حدیث کے اہتمام کا ذکر ہے۔ اس کے بعد حفاظ حدیث کے حالات پر مشتمل تذکروں کا ذکر کیا ہے۔ جن میں اسماء الحفاظ از حافظ ابوالولید یوسف بن

عبدالعزیز الاندلسی محدث مرسیۃ المشور ابن الدباغ، اخبار الحفاظ از علامہ ابن الجوزی، کتاب اربعین الطبقات از ابن المفضل، طبقات الحفاظ از ابن دقیق العید، تذکرۃ الحفاظ از ذہبی، ذیل تذکرۃ الحفاظ از حافظ ابوالحسن حسینی دمشقی، نظم تذکرۃ الحفاظ از ابن بروس، بديعة البيان في وفيات الاعيان از حافظ شام بن ناصر الدین، التبیان لبديعة البيان از حافظ ابن ناصر الدین، ذیل التبیان از حافظ ابن حجر عسقلانی، طبقات الحفاظ از حافظ ابن حجر عسقلانی، لحظ الالحاظ بذیل طبقات الحفاظ از حافظ تقي الدين، تذکرۃ الحفاظ از حافظ نجم الدین عمر، زیادات از حافظ شمس الدین سخاوی، تذکرۃ الحفاظ و تبصرة الايقاظ او علامہ یوسف بن حسن حنبلی، طبقات الحفاظ از جلال الدین سیوطی، ذیل طبقات الحفاظ از حافظ سیوطی یہ حافظ ذہبی کی تذکرۃ الحفاظ کا ذیل ہے۔

اس کے بعد تدوین حدیث کا ذکر ہے جس میں حضرت عمر بن عبدالعزیز کی مساعی جمیلہ کا ذکر ہے۔ اس کے بعد دوسری صدی ہجری کی تصنیفات کا ذکر ہے۔ اس صدی میں احادیث مرفوعہ ایک طرف صحابہ کے آثار اور تابعین کے فتاویٰ اور اقوال تک ایک ایک کر کے اس عہد کی تصنیفات میں مرتب و مدون کر دیئے گئے۔³⁴ اس کے بعد کتاب الآثار کا ذکر ہے۔ مؤلف کے بقول آج امت کے پاس احادیث صحیحہ کی سب سے قدیم ترین کتاب یہی ہے۔ امام مالک بھی امام ابوحنیفہ کی کتابوں سے استفادہ کرتے تھے۔

کتاب الآثار کا ایک وصف مؤلف نے یہ بیان کیا ہے کہ اس کی مرویات ایک شہر یا قلم تک محدود نہیں بلکہ اس میں مکہ، مدینہ، کوفہ، بصرہ، غرض حجاز و عراق دونوں کا علم تحریر و تدوین میں یکجا موجود ہے۔ اس کے بعد مؤلف نے کتاب الآثار کے نسخوں کا ذکر کیا ہے جس میں امام زفر بن المذیل، امام یوسف، امام محمد بن حسن شیبانی اور امام حسن بن زیاد لؤلؤی کے نسخے شامل ہیں۔ اس کے بعد مؤطا امام مالک کا تذکرہ ہے۔ مؤلف اس کتاب کو امام ابوحنیفہ کا تتبع قرار دیتے ہیں۔³⁵

شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ مؤطا کو حدیث کی تمام کتب سے افضل اور مقدم سمجھتے ہیں اور اس کی ترجیح کو مؤطا کی شرح مصنفی میں بیان کیا ہے۔ ڈاکٹر نعمانی ان دلائل کو خلاف واقع قرار دیتے ہیں۔ مثلاً شاہ ولی اللہ مصنفی میں لکھتے ہیں کہ جاننا چاہئے کہ آج لوگوں کے ہاتھ میں بجز مؤطا کے کوئی کتاب ایسی نہیں جس کا مصنف تبع تابعین میں سے ہو۔ حالانکہ امام ابو یوسف اور امام محمد دونوں تبع تابعین میں سے ہیں اور دونوں کی حدیث و فقہ میں متعدد تصانیف آج لوگوں کے ہاتھ میں موجود ہیں اور بعض طبع ہو کر شائع ہو چکی ہیں۔³⁶

اس کے بعد مؤطا کا زمانہ تالیف ابن حزم کے حوالے سے لکھا ہے کہ یہ یحییٰ بن سعید انصاری کی وفات کے بعد کا زمانہ ہے اور یحییٰ کی وفات 143ھ میں ہوئی۔ اس کے بعد جامع سفیان ثوری کا ذکر ہے۔ اس کے بعد فن جرح و تعدیل کی ابتداء کا ذکر ہے۔ اس کے بعد تیسری صدی ہجری میں حدیث کی ترقی کا ذکر ہے۔ اس زمانے میں اسماء الرجال کا فن مدون ہوا۔ احادیث کی اصطلاحات وجود میں آئیں۔ مرسل احادیث کے بارے میں محدثین کا اختلاف سامنے آیا۔ اس کے بعد مسند امام احمد کا تذکرہ ہے۔ اس کے بعد صحاح ستہ کی تدوین کا تذکرہ ہے۔ کتاب مفید اور دلائل سے مزین ہے۔ یہ سارا مواد ابن ماجہ اور علم حدیث میں بھی بغیر کسی کمی و بیشی کے آچکا ہے۔

خلاصہ و نتائج

مولانا نعمانی کی علم حدیث سے متعلقہ کتب کو دیکھتے ہوئے معلوم ہوتا ہے کہ انہیں علم حدیث میں اختصاص حاصل تھا اور علم حدیث کی مختلف مباحث پر ان کی مجتہدانہ نظر تھی۔ مضبوط دلائل آنے کے سامنے آنے کے بعد اور پوری بصیرت اور برسوں کے غور و فکر کے بعد وہ اپنی رائے قائم کرتے تھے۔ قدامت کی جملہ تالیفات کا انہوں نے پوری جزئیات اور تفصیلات کے ساتھ انہوں نے مطالعہ کیا تھا امام حاکم کی کتاب المدخل پر تبصرہ سے اس کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ ان کی رائے میں محدثین کے وضع کردہ اصول حدیث میں بہت سارے مباحث تشنہ ہیں اور وقت نظر کے ساتھ ان پر غور و فکر اور نظر ثانی کی ضرورت ہے۔ المدخل کے تبصرہ میں جملہ مباحث کا تعلق اگرچہ اصول حدیث سے ہے لیکن دیگر مباحث جیسے تاریخ تدوین حدیث بھی زیر بحث آئے ہیں۔ اس طرح یہ کتاب صرف المدخل پر تبصرہ تک محدود نہیں رہی بلکہ اصول حدیث کے بعض اہم مباحث پر نہایت قیمتی معلومات کا مجموعہ بن گئی ہے۔ اس طرح ان کی یہ بھی سچی تلی رائے تھی کہ احناف نے تدوین حدیث کا کام بہت پہلے کر لیا تھا اور استنباط مسائل میں ان کے سامنے اپنے آئمہ کے مرتب کردہ احادیث کے ذخائر تھے۔ نیز یہ کہ احادیث کے پرکھنے کے لیے آئمہ احناف کے اصول زیادہ معیاری اور جامع ہیں۔ ان کی ایک جھلک اصول فقہ کی کتابوں میں السنہ کے عنوان کے تحت کی جاسکتی ہے۔ جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کے تخصص فی الحدیث کی سند کے حامل ایک فاضل نوجوان نے مولوی عبدالجید الترمکانی جن کا تعلق ماوراء النہر کے ایک زاہد عابد خاندان سے ہے نے مولانا ڈاکٹر عبدالجلیل چشتی کی زیر نگرانی اس موضوع پر قلم اٹھایا ہے اور دراسات فی اصول الحدیث علی منہج الحنفیہ کے عنوان سے ایک مقالہ تحریر کیا یہ مقالہ زیور طبع سے آراستہ ہو گیا ہے۔ یہ کتاب حنفی اصول حدیث کے موضوع پر ایک کامیاب کوشش ہے۔ اور آئندہ اس موضوع پر کام کرنے والوں کے لیے اساس فراہم کرتی ہے۔

حوالہ جات

- 1 عبد الرشید نعمانی، الامام ابن ماجہ و کتابہ السنن (بیروت: دار البشائر الاسلامیہ) ص 16
- 2 ایضاً حوالہ بالا
- 3 ایضاً حوالہ بالا
- 4 الذہبی، تذکرۃ الحفاظ، (بیروت: دار الکتب العلمیہ، 1998ء) 2/155
- 5 العسقلانی، تہذیب التہذیب (بیروت: دار الفکر، 1984ء) 9/531
- 6 عبدالفتاح ابو غدہ خالدی حلبی حنفی مشہور عالم اور محدث تھے۔ جامعہ ازہر سے عالمیت کی ڈگری حاصل کی۔
- 7 مولانا عبدالرشید نعمانی، الامام ابن ماجہ و کتابہ السنن (کراچی: الرجم اکیڈمی) ص 5
- 8 ایضاً حوالہ بالا ص 14
- 9 نعمانی، امام ابن ماجہ و کتابہ السنن ص 21
- 10 یہ کتاب میر محمد کتب خانہ مرکز علم و ادب آرام باغ کراچی سے شائع ہوئی ہے۔

- 11 ابن ماجہ اور علم حدیث کے عنوان سے مؤلف نے اردو دان طبقے کے لیے یہ کتاب لکھی لیکن مواد زیادہ تر سابقہ کتاب پر مشتمل ہے۔
- 12 ؟؟
- 13 ایضاً حوالہ بالا ص 16
- 14 ڈاکٹر عبدالرشید نعمانی، ابن ماجہ اور علم حدیث (کراچی: میر محمد کتب خانہ) ص 159
- 15 ایضاً حوالہ بالا ص 194
- 16 نعمانی، عبدالرشید، مولانا، تاریخ تہذیب و تمدن حدیث (رائے بریلی: سید احمد شہید اکیڈمی) ص 165
- 17 نعمانی، عبدالرشید، ڈاکٹر، مکاتیب الامام ابی حنیفہ فی الحدیث (بیروت: دار البشائر، 1416ھ) ص 12
- 18 ذہبی، سیر اعلام النبلاء (موقع یسوب) 396/6
- 19 ڈاکٹر عبدالرشید نعمانی، مکاتیب الامام ابی حنیفہ فی الحدیث ص 19
- 20 ذہبی، مناقب الامام الاعظم (حیدرآباد: دائرۃ المعارف) 37/2
- 21 جامع بیان العلم و فضلہ و ما ینبغی فی روایتہ و حملہ (مؤسسۃ الریان: دار ابن حزم) 315/2 ابن عبدالبر
- 22 elibrary .blog spot.com-Toobaa
- 23 الدكتور مصطفى السباعي، السنة ومكانتها في التشريع الإسلامي (دمشق: المكتبة الإسلامية، 1978) ص 108
- 24 عبید اللہ، رسالتہ فی مصطلح الحدیث (کراچی: بیت الحکمت) ص 7 سندھی،
- 25 ابن حجر العسقلانی، نزہة النظر فی توضیح نخبۃ الفکر (دہلی: مطبع علمی) ص 304
- 26 عبدالرشید نعمانی، اصول حدیث کے بعض اہم مباحث (کراچی: الرحیم اکیڈمی) ص 8
- 27 ایضاً حوالہ بالا ص 11
- 28 امام حاکم، المستدرک علی الصحیحین للحاکم مع تعلیقات الذہبی فی التلخیص (- بیروت: دار الکتب العلمیة 1990ء) 371/1 ،
- 29 ایضاً حوالہ بالا ص 45/2
- 30 مولانا عبدالرشید نعمانی، مولانا، تاریخ تہذیب و تمدن حدیث (رائے بریلی: سید احمد شہید اکیڈمی) ص 26
- 31 [الأثراب: 37، 36]
- 32 مولانا عبدالرشید نعمانی، تاریخ تہذیب و تمدن حدیث ص 38
- 33 ایضاً حوالہ بالا ص 58
- 34 ایضاً حوالہ بالا ص 85
- 35 ایضاً حوالہ بالا ص 121
- 36 ایضاً حوالہ بالا ص 131

References

1. Al-N u'mani, Abdul Rashid, Imam Ibn Majah and Kitab al-Sunan (Beirut : Dar al-Bashair al-Islamiyya) p. 16

2. ibid
3. ibid
4. Al-Dhahabi, Tazkira Al-Hifaz, (Beirut: Dar Al-Kitab Al-Alamiya, 1998, 2/155
5. Al-Asqalani, The Civilization of Civilization (Beirut: Dar al-Fikr, 1984) 9/531
6. Abdul Fattah Abu Ghada Khalidi Halabi Hanafi was a famous scholar and narrator.
7. Nomani, Abdul Rashid, Imam Ibn Majah and Kitab al-Sunan (Karachi: Al-Raheem Academy) p. 5
8. Ibid p.14
9. Nomani, Imam Ibn Majah and Kitab al-Sunan, p21
10. This book is published by Mir Muhammad Library, Center for Science and Literature, Aram Bagh, Karachi.
11. The author wrote this book for the Urdu-speaking class under the title of Ibn Majah and the science of hadith, but the material is mostly from the previous book.
12. Nomani, Abdul Rashid, Imam Ibn Majah and Kitab al-Sunan (Karachi: Al-Raheem Academy) p. 248
13. ibid p.16
14. Nomani, Abdul Rashid, Doctor, Ibn Majah and Knowledge of Hadith (Karachi: Mir Muhammad Library) p.159
15. Ibid., P. 194
16. Nomani, Abdul Rashid, Maulana, History of Hadith Compilation (Rai Bareli: Syed Ahmad Shaheed Academy) p. 165
17. Nomani, Abdul Rashid, Doctor, Makaanah Imam Abi Hanifa in Hadith(Beirut: Dar es Salaam, 1416 AH) p.12
18. Dhahbi, Sir A'lam Al-Nubla (website:yasoob)6/ 396
19. Nomani, Abdul Rashid, Doctor, Makaanah Imam Abi Hanifa fi alHadith p. 19
20. Dhahbi, Manaqib Al-Imam Al-Azam (Hyderabad: Encyclopedia) 2/37
21. Ibn e Abdulbir, Jam e biyan ulilm wa fazlihi wa ma yanbaghi fi hamlihi wa rewayatihi (muassaturrayyan: dar ibn e hazm)2/315.
22. Toobaa.elibrary .blog spot.com
23. Al-Suba'i, Dr. Mustafa, Sunnah and Makaantha in Islamic Legislation (Damascus: Islamic Library, 1978) p. 108
24. Obaidullah, Risalat Fi Mustalah Al-Hadith (Karachi: Baitul Hikmat) p. 7
25. Al-Asqalani, Ibn Al-Hijr Nazha Al-Nazar Fi Toh Zih Nakhbat Al-Fikr (Delhi: Scientific Press) p. 304
26. Nomani, Abdul Rashid, Some Important discussions on the Principles of Hdith (Karachi: Al-Raheem Academy) p.8
27. ibid p. 11
28. Al-Mustadrik al- sahihin al-Hakim with the comments of Dhahabi (Beirut: Dar Al- Kutub Al-Alamiya 1990)1/371
29. ibid 2/45
30. Nomani, Abdul Rashid, Maulana, History of Hadith Compilation (Rai Bareli: Syed Ahmad Shaheed Academy) p.26
31. [Alahzab: 36, 37]
32. Nomani, Abdul Rashid, Maulana, History of Hadith Compilation, p. 38
33. ibid p. 58
34. Ibid p.85
35. ibid p. 121
36. ibid p. 131